اس مندرجہ بالا بیان کو پڑھ کر ذہن میں بہت سے سوال ابھرتے ہیں۔
نصرت جہاں بیگم کیوں اداس اداس اور پریشان رہی؟
نصرت جہاں بیگم کیوں گھبراہٹ سے مری جا رہی تھی؟
تھوڑے دنوں کے بعد نصرت جہاں بیگم کا گھبرایا گھبرایا دل کیسے خوشی سے جھوم اٹھا؟
جب ہم ذہنوں پر زور دے کر اس سوالوں کے جوابات تلاش کرتے ہیں تو خود مرزا قادیانی ہی ہمیں ان تمام سوالوں کا جواب دے دیتا ہے۔ حوالہ پیش خدمت ہے۔

"اس شادی کے وقت مجھے یہ ابتلاء پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات مجھے تشنج قلب بھی ہوتا تھا۔ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی (دلی کیا لینے گئے تھے؟ ناقل) اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی۔ غرض اس ابتلاء کے وقت میں نے جناب الٰہی سے دعا کی اور مجھے اس نے دفع مرض کے لئے الہام سے دو آیتیں بتائیں اور میں نے کشفی طور پر یہ دیکھا کہ ایک فرشتہ (حکیم نور الدین ۔ ناقل) وہ دوائیں میرے منہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ وہ دوا میں نے تیار کی اور اس میں خدا تعالیٰ نے اتنی برکت ڈال دی کہ میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ پر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ بھی دی گئی .... میں اس زمانہ میں اپنی کمزوری کی وجہ سی ایک بچہ کی طرح تھا اور اپنے آپ کو خداداد طاقت میں پچاس مردوں کے قائم مقام پایا (تریاق القلوب ص ۶۸ ۔ ۶۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

واہ رے بھگتو! بیوی تو اس راز کو چھپاتی رہی اور تو نے ہنڈیا چوراہے میں پھوڑ دی۔

دوائیوں کے سہارے اور دوستوں کے تعاون سے مرزا قادیانی کا گھر پرانی سائیکل کی طرح چوں چوں اور کھڑ کھڑ کرتا چل تو پڑا لیکن نصرت جہاں بیگم نے گھر کے ہر میدان میں مرزا قادیانی کو شکست فاش دیتے ہوئے نصرت کے ایسے جھنڈے گاڑے کہ گھر میں مرزا قادیانی کی حالت اس تانگے کے مریل گھوڑے کی طرح تھی جس پر آٹھ سواریاں لدی ہوں اور وہ سخت گرمی میں پسینے میں شرابور' چابک کھاتا اور منہ سے جھاگ نکالتا ہوا کھڈے دار سڑک پر بٹالہ سے قادیان جا رہا ہو۔

قرآنِ کریم میں اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد صرف ازواجِ مطہراتؓ ہیں۔

اصحابِ رسول اور اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آسمانِ ہدایت کے درخشندہ ستارے ہیں۔

حویلیاں میں کتاب "اہل بیتِ رسول کون؟" کی تقریب رونمائی سے
سید عطاء المحسن بخاری، قاضی محمد طاہر الہاشمی اور دیگر مقررین کا خطاب

۱۸ دسمبر ۱۹۹۴ء کو حویلیاں (ہزارہ) میں ممتاز محقق پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی کی نئی کتاب "اہل بیت رسول کون؟" کی تقریبِ رونمائی منعقد ہوئی۔ تقریب کیا تھی۔ جلسہ عام تھا۔ جامع مسجد حویلیاں، چوک سیدنا امیر معاویہؓ میں صبح ہی سے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ تقریب کی دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست قبل از نمازِ ظہر اور دوسری بعد از ظہر تا مغرب۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم تھے۔ حضرت قاضی چن پیر الہاشمی رحمہ اللہ کے فرزندِ ارجمند قاضی محمد طاہر الہاشمی، علاقہ بھر میں اصلاحِ عقائد اور تبلیغ دین کا فریضہ جس احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں اسکا جیتا جاگتا ثبوت تقریب میں شریک مسلمانوں کا جذبہ وشوق تھا۔

قاری عبدالباقی کی تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ مولانا الطاف الرحمن سٹیج سیکرٹری تھے اور مولانا شفیق الرحمن ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد صدارت فرما رہے تھے۔ حضرت مولانا عبدالغفور سیالکوٹی، ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری اور سپاہِ صحابہ کے رہنما علامہ محمد شعیب ندیم نے بھی شرکاء تقریب سے خطاب کیا۔ مقررین نے جناب پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی کو اس تحقیقی کتاب کی اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ وقت کا تقاضا تھا جسے ہاشمی صاحب نے پورا کر دیا۔ صاحبِ کتاب نے قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت مدلل اور متین انداز میں اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اور وہ اس خوبصورت محنت پر ہمارے خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔

مہمانِ خصوصی ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا بیان بعد نمازِ عصر شروع ہوا اور غروب آفتاب کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضرت شاہ جی نے آیتِ تطہیر تلاوت فرمائی اور اسی کی روشنی میں اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازواجِ مطہراتؓ کی سیرت بیان فرمائی۔ آپ نے کہا کہ اہل بیت رسول کی اصطلاح قرآنِ